

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۱۸ اگست ۱۹۱۱ء | نمبر ۳۳

کتابیں جو عقلمند لوگوں کیلئے فایدہ مند ہیں

بائیبل اور قرآن

من تصنیف پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب مصنف نے قرآن کی تعلیمات کو بائیبل کیساتھ ملاکے اسبات کو ثابت کیا کہ توریت زبور اور انجیل شریف کلام اللہ ہی۔ اس کتاب کی خوبی اس بات سے ظاہر ہی کہ مصنف ہمدردی اور محبت کی روح دکھلاتا ہی۔ اہل اسلام کی دشمنی نہیں کرتا۔ یہہ کتاب متلاشیوں کے واسطے بہت مفید ہوگی۔ اس کتاب میں ۱۹۲ صفحے ہیں قیمت دس آنے ۱۰/

ہند میں قومیت

یہہ کتاب ہر ایک قوم کے لئے بہت مفید ہی اس سے معلوم ہو سکتا ہی کہ قومیت کیا ہی اور کہ ہر ایک ملک میں کیسی حکومت ہو سکتی ہی اور کہ قومی آزادگی کن کن شرائط پر منحصر ہی۔ صفحے کتاب ۲۸۔ قیمت ۱/

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

انجیل برنباس

کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۱۴ر اردو ۸ر اور ۱۲ار +
یہہ کتاب نہایت ضروری ہی ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور رہی +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ار رومن ۸ر ۲ر
اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارک آبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی + آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صرف ۸ر گنا قیمتی ہی

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہی

کتابیں جواں مرد اور عورتوں کے لئے۔ پادریوں اور کارندوں کے واسطے۔ رسالے اور پرچے مبشروں کے لئے سوال و جواب کی کتابیں۔ اردو۔ رومن اور گورمکھی کی زبان اور حروف میں۔ ابھی منگوا لیجئے +

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۱۸ اگست ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

سیام کے بادشاہ کے شاہی لباس میں ایک سوٹ کی قیمت ۱۷ لاکھ پونڈ ہے۔

پرنس آف ویلز کے پاس مختلف قسم کے پوسٹ کارڈز تعداد میں ۱۰ ہزار ہیں۔

ہمارے شاہنشاہ معظم اور ملکہ جب ولایت میں پرائیوٹ کھانوں وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں تو بجائے "یور میجسٹی" کے صرف "سر" اور "میڈم" کے الفاظ سے پکارے جاتے ہیں۔

فرانس کے بڑے مسلم نجوم کے ماہر مسٹر پیریر کے اندازے کے مطابق مارس میں قسم قسم کے چرند اور پرند آباد ہیں۔

گذرے سال کے ماہ جون کی ۲۸ تاریخ کو ملک جرمنی میں سب سے اونچی ریلوے کھولی گئی ہے۔ یہ سمندر کے سطح سے ۹۵۵۰ فیٹ اونچی ہے اور جس جگہ سے چلتی ہے اُس کی نسبت آخر کار ۵۸۱۴ فیٹ اونچی نکالی گئی ہے

ملک نیوزیلینڈ میں ایک ایسے شخص کے لئے کہ جو ریل کے انجن سے نکلے ہوئے آگ کے شعلوں کو کہ جنگلے وغیرہ کو بہت سا نقصان ہوتا ہے۔ بجھا سکے اور کسی کل کے ذریعہ سے اُسکو روکے ۴ ہزار پونڈ کا انعام مقرر کیا ہے اس مشین کا نام (Spark catcher) ہوگا۔

سرکار روس نے مرحوم کونٹ ٹالسٹائے کی تصنیفات کی ۳۰ ہزار جلدیں ضبط کرلی ہیں کونٹیس ٹالسٹائے نے اسکی اپیل کی ہے۔

شاہ چین کے اسٹیبلشمنٹ میں حسب ذیل ملازم ہیں ۳۰ شاہی چھاتہ بردار، ۳۰ پنکھا بردار، ۳۰ حکیم ڈاکٹر لوگ۔ ۵ نجومی - ۵ باورچی، ۷ پروہت ہیں۔

کیلیفورنیا میں بعض درختوں کے تنے ایسے بڑے بڑے ہیں کہ لوگ ان کے اندر کھانے کھاتے اور ناچتے ہیں ۴۰۰ فیٹ کی اونچائی اور ۹ فیٹ کی موٹائی تو عام ہے۔

ہندوستان اور لنکا کے درمیان ریلوے بنانے کا بندوبست ہو رہا ہے۔ اور سیلون گورنمنٹ نے ملا ایک جگہ لائن کا بنانا بھی شروع کر دیا ہے۔

ہندوستان میں دیمک بہت نقصان کرتی ہے اور علاوہ لکڑی کی چیزوں کے کھیتوں میں بھی نقصان کرتی ہے چنانچہ پنجاب گورنمنٹ نے جو کال کے وقت غریبوں کے کھانے کے لئے ٹیپو یکا کے پودے بوئے تھے وہ اکثر ضلعوں میں دیمک کی وجہ سے جاتے رہے۔ اب ڈاکٹر صاحب لیا سے خبر آئی ہے کہ پوٹاش (Kainid) اگر کھاد میں ڈالی جاوے تو اس زمین میں دیمک نہ رہیگی۔

بارش کی کمی کی وجہ سے پنجاب اور دیگر ممالک میں نہروں سے بہت آبپاشی ہو رہی ہے۔ سب نہروں میں پانی کافی ہے۔ کیونکہ جاڑوں کے موسم میں برف بہت پڑی تھی۔

ویسٹ منسٹر اے - بے کو تاجپوشی کے بعد دیکھنے کے لئے ایک ہفتہ میں ۵۵ ہزار لوگ ۷ رفیس وغیرہ داخل ہوئے اور ایک روز میں قریباً ۱۶ ہزار لوگ آئے۔

بھوانی پور میں گورنمنٹ سٹورس کے ایک بائیسکل دفتر سے چوری ہو گئی۔ اس حادثے کی اطلاع پولس کو فوراً دی گئی اور پولیس نے بعد تحقیقات کے عبدالکریم کو جو اس جگہ پر بائیسکلوں کی مرمت کرنے کے لئے نوکر تھا پکڑا اور اُس کے گھر کی تلاشی کرنے سے بہت سا سرکاری بائیسکلوں کا مال اور آٹھ بائیسکلیں جو اس نے متفرق موقعوں پر چرائی تھیں برآمد ہوئے۔

کراچی سے خبر آئی ہے کہ آجکل جو اناج باہر بھیجا جاتا تھا اس کا جانا بند ہے۔ کیونکہ پانی کے نہ برسنے سے سب مہاجن وغیرہ اندیشہ کرتے ہیں کہ ہندوستان میں کال پڑیگا۔ پس اناج کا باہر جانا مناسب نہیں ہے۔

بادشاہ ۹ نومبر کو ہندوستان کے لئے سوار ہونگے اور ۲۸ جنوری کو واپس لنڈن پہونچ جاوینگے۔

ہندوستان میں نہروں کی آمدنی گذری سہ ماہی کی ۳۰۵ لاکھ تھی۔ گذرے سال کی سہ ماہی کی آمدنی ۵۴ لاکھ تھی۔

تار کی بہار

لنڈن ۲۹ جولائی مسٹر مانٹیگ پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش کیا ہے جس کی رو سے گورنمنٹ ہند کو اسبات کا اختیار حاصل ہوگا کہ وہ سول سروس کے ان عہدہ داروں کی بیوہ عورتوں اور دوسرے متعلقین کو جو سرکاری نوکر ہونے کی حالت میں مرے ہوں۔ زرِ امداد پنشنیں وغیرہ عطا کر سکے۔

ایڈمرل ٹوگو نے اپنی روانگی کے عین موقعہ پر اپنے ایک پیام میں بیان کیا ہے کہ جشن تاجپوشی میں شریک ہونے کے بعد ایسی باتوں کو یاد کرتا ہوا جاتا ہوں۔ جو کبھی مجھے فراموش نہ ہونگی۔ اور گورنمنٹ و باشندگان ملک نے میرے ساتھ جو دوستانہ برتاؤ کیا ہو وہ بھی مجھے نہ بھولیگا۔ اس ملک کی رعایا در مجسٹیز کی جسقدر خیر خواہ اور وفادار ہو اسکا میرے دل پر بہت بڑا اثر پڑا۔ اور میں اپنی طبیعت کو اسبات سے روک نہ سکا کہ ہز مجسٹیز اور انکی قوم کیلئے اپنے دل میں نرمی کا نعرہ بلند کروں +

جنوبی مشرقی روس اور سیبریا میں پیداوار نہ ہونے سے گورنمنٹ نے قرار دیا ہے کہ غلہ لاگت کی قیمت پر بھیجا جاوے۔ اور قحط کے کاموں کو جاری کرنے کا بندوبست کیا جاوے

گو سرکاری طور پر یہ بیان ہوا ہے کہ قسطنطنیہ کی آتشزدگی محض اتفاقیہ کی طور کی تھی۔ لیکن ۳۰۰ آدمی شبہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے عمداً آگ لگا دی۔

شملہ کا نامہ نگار مُطلع ہے کہ مانسون کی آمد نہ ہونے کے خیال سے سرکار سخت تردد میں پڑ گئی ہے۔ اور بعض لوگوں کو نئے ٹیکسوں کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

افسوس کی خبر ہے کہ کینن وائٹ برکٹ صاحب معہ خاندان کے ولایت کے لئے روانہ ہوئے ہیں اور غالباً واپس نہ آوینگے۔ ڈاکٹر وایٹ برکٹ صاحب ۳۵ برس سے ہندوستان میں رہتے تھے۔ صاحب موصوف ذی علم اور عالم مشنری ہیں۔ انہوں نے مشن کے ہر طرح کے کاموں میں اچھا حصہ لیا۔ ہندوستان کے لوگ ان کو بہت یاد کرینگے۔

افسوس کی خبر آئی ہے کہ ایک مشہور پادری صاحب کینن الیگزنڈر جو چرچ مشنری سوسائٹی کے متعلق الیہ میں کام کرتے تھے۔ اپنے آرام میں داخل ہو گئے ہیں ۱۸۵۶ء سے وہ ولایت سے ہندوستان میں آئے اور صرف ایک ہی جگہ کام کرتے رہے جب وہ الیہ میں آئے تھے تو وہاں صرف ۵ مسیحی تھے۔ پر آج اس جگہ ...۰ مسیحی موجود ہیں۔

کرسچن ایسوسی ایشن آف امریکن ٹریولرس سوسائٹی نے جو "گڈ نیس" کے نام سے مشہور ہے برٹش اور فارین بائیبل سوسائٹی کو ...... بائیبل کی جلدوں کے لئے آرڈر بھیجا ہے۔ اُن کا منشا ہے کہ سوسائٹی سے بائیبلیں خرید کر تمام ملک کے ہوٹلوں میں تقسیم کریں اُن کی کوشش پر آفرین ہے۔ اے ہندوستان کے مسیحیو کیا آپ اپنے ملک میں اسی طرح سے خدا کے کلام کو پھیلانے کی کوشش نہیں کر سکتے؟ کیونکہ ہمارے ملک میں بائیبل سے بے خبر لوگ ولایت کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

نمبر ۱۲

چند سال سے سیڈیشن کا بڑا زور و شور ہو رہا ہے۔ اور مختلف قومی اخبارات کی ناجائز تحریرات کے برے اثرے خراب نتیجہ نکلنے کے سبب سے یہہ معاملہ یہانتک بڑھ گیا تھا کہ کئی ایک مشہور اشخاص کو جلاوطن کرنا پڑا اور پریس ایکٹ کو سخت بندش میں لانے کی ضرورت پیش آئی اور اب تک یہہ حالت کم و بیش پبلک اور گورنمنٹ کو تکلیف دے رہی ہے شاید اس کو کوئی قوموں کی بیداری سمجھے پر ہم اس کو ابتری اور بربادی کا سبب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ایسے کاموں میں بیداری کا تو ذکر ہی نہیں بلکہ شر و شرارت اور حاکم وقت سے بغاوت ہے۔ جس کا نتیجہ بھی عبرت انگیز اور تکلیف دہ نکلا۔ ملک بنگال تو اس سے ایسا بدنام ہوا ہے کہ جس کا حد حساب نہیں ہے۔ اور اس کا برا اثر اس ملک کو دیر تک اُٹھانا پڑیگا۔ اور ساتھ ہی پنجاب کو بھی آنے کے ساتھ پڑ تیس لگ گیا۔ اور تا ہنوز اس کا انسداد گورنمنٹ کو کرنا پڑتا ہے۔ اور اخبارات کا تو یہاں تک کافیہ تنگ ہو گیا ہے۔ کہ اخبار کا ایڈیٹر بننا آجکل خوف کا کارن بنا ہوا ہے۔ کیونکہ اکثر بے لگام ایڈیٹروں کو اُن کی بے نکی کا نتیجہ بھی خاطر خواہ مل چکا ہے۔ اور اب تک ضمانتوں کے نمبروں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

ہمعصر بدر قادیان مطبوعہ ۲۹ جون ۱۹۱۱ء میں "استمداد" کے عنوان سے ایک نوٹ درج کرتا ہے جس میں وہ مخبر ہے کہ لنڈن کا ایک انگریزی اخبار تحریک کرتا

ہے کہ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ اور اس پر یہ پھر اپنا حاشیہ چڑھاتا ہے کہ یہ بات تو معقول ہے مگر جب تک مسیحی پادریوں اور بالخصوص دیسی منادوں کے منہ میں لگام نہ دی جاوے گی یہ مطلب کبھی حاصل نہ ہو سکیگا۔ بالخصوص مسیحی اخبار نور افشاں باہمی نفرت پھیلانے کے واسطے از حد کوشاں رہتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ انگریزی قوم کو ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں تاہم اہل ہند عموماً انگریزیت اور عیسائیت کو ایک سمجھے جاکر نور افشاں لٹریچر سے بہت آزردہ ہوتے ہیں"۔

ہم کو ہمعصر مذکور کی ایسی سخت تعصب سے بھری ہوئی تحریر پر افسوس آتا ہے کہ وہ پادریوں اور عیسائی منادوں کے منہ میں تو لگام دینا چاہتے ہیں۔ مگر اُن کا اپنا منہ ہمیشہ دریدہ دہنی کے لئے ایسا کشادہ اور کھلا رہتا ہے کہ جس میں جو کچھ آیا بلا خوف کہا سنا انکو ترک کرنے کا خیال ہی نہیں کرتے اور حق گو اور راستی کے کلمات پر ایسی بُری اور الزامی باتوں سے ناحق بہتان لگا کر ہند کو آزردہ کرنے والا لٹریچر نور افشاں کا نام دیتے ہیں اور اپنے کالم کے کالم ہمیشہ عیسائی مذہب کی ہجو اور توہین کرنے میں لگاتے ہیں۔ اور انہیں کا خیال تک دل میں نہیں آتا۔ سچ ہے ہر ایک آدمی کے دل میں دو تھیلے موجود رہتے ہیں ایک اپنی بُرائیوں کا اور دوسرا دوسروں کی بُرائیوں کا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اپنی بُرائیوں کا تھیلا آدمی اپنے پیچھے رکھتا ہے۔ اور دوسرے کی بُرائیوں کا تھیلا سامنے رکھتا ہے۔ جسکو وہ برابر دیکھتا رہتا اور نکتہ چینی کرتا رہتا ہے جیسا اپنے تھیلے کو ہمیشہ چھپا رکھتا ہے۔ یہی حال ہمعصر مذکور کا ہے۔ پر جو اس اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اُن کو بخوبی معلوم ہوگا کہ ہمعصر مذکور کس طرح سے دین عیسوی کے برخلاف بے لگام ہو کر پیچھے پڑا رہتا ہے اور ہمارے خداوند یسوع المسیح کے حق میں ناز یبا اور جھوٹی باتیں بطور تمسخر کے کہتا رہتا ہے۔ اور عیسائی لوگ اُن کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے افسوس کہ اس کا نتیجہ ہوا ہے کہ وہ بڑا دلیر اور بے خوف ہو گیا ہے۔ پر یہ کام ہرگز ہرگز دانائی کا نہیں ہے۔

ایک آریہ اخبار ہمارے خادمین مشنری صاحبان کی نسبت ذیل کا بیان شائع کرتا ہے۔

کئی نوجوان دلوں میں کام کرنے کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے۔ وہ عیسائی سپاہیوں کو دیکھتے ہیں کس طرح وہ ہزارہا میل سے اپنے ماں باپ کو بھائی بہنوں کو خوشی سے الوداع کہتے ہیں۔ کس طرح سے وہ ایک نئے ملک میں جنکی بھاشا اُن کے لئے نئی۔ اُن کے رہنے والے اُن کے لئے نئے ہیں۔ اپنی رہائش اختیار کرتے ہیں۔ اس دیش کے رسم و رواج اُن کے لئے نئے ہیں لیکن ایک مشنری نوجوان کے دل میں ان باتوں کا خیال پیدا نہیں ہوتا سمندروں کو چیر کر اور پہاڑوں کو عبور کر کے وہ افریقہ کے جنگلوں میں گھس جاتا ہے۔ ہندوستان کے گرم میدانوں میں گھر بناتا ہے۔ ایک نوجوان مشنری کے لئے جس ملک میں وہ جاتا ایک بوڑھا اُس کے لئے باپ بن جاتا ہے ایک بزرگ لیڈی اس کی ماتا بن جاتی ہے۔ اس کے ہم عمر کام کرنیوالے بھائی دوست بنجاتے ہیں وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اب ایک نئے گھر میں آگیا ہے۔ یہ محبت یہ پیار یہ اتفاق راز ہے۔ اس جوش کا جو سینکڑوں نوجوانوں کو امریکہ اور انگلینڈ اور سکاٹلنڈ سے ہندوستان۔ افریقہ اور چین جاپان کی طرف کھینچتا ہے۔ آہ مگر یاغش پاش ہوجاتا ہے۔ جب یہاں حالت دگرگوں نظر آتی ہے۔ میں نے تو کبھی ایک عیسائی مشنری کو نہیں سنا کہ وہ دوسرے کو گالیاں دیتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ اس نے کام ہی کیا کیا ہے؟ اور وہ ایسا ہے اور وہ ویسا ہے۔ مصیبت میں دکھ میں درد میں بیماری میں ایک عیسائی مشنری کو اپنا گھر نہیں یاد آتا۔ کیونکہ اُسکے بزرگ یہاں ماں باپ ہیں اور اسکے ہم عمر اسکے دوست ہیں۔ ہر ایک عیسائی پروفیسر استاد پرچارک دوسرے عیسائی پروفیسر استاد پرچارک کو اپنا بھائی سمجھتا ہے۔ دہرم کی زنجیر کسی خون کے رشتہ کی زنجیر سے کم نہیں ہے"۔

مندرجہ بالا تحریر کے ساتھ یہ آریہ صاحب پرچہ جن الفاظ میں اپنے ہم مذہب نوجوانوں کو جوش دلانے کے لئے بہت کچھ تحریک کرتے ہیں۔ پر ہم اپنے آریہ بھائی کو اس راز کا اصل کارن بتلانا چاہتے ہیں کہ جسکے سبب سے یہ مشنری صاحبان اتنی تکلیفات برداشت کر کے ایسے فرشتے بن جاتے ہیں۔ اور ایسے بڑے بڑے کام کرتے ہیں جنکی آپ تعریف کر رہے ہیں۔ یہ تمام کام وہ اپنے شانتی دینی خداوند یسوع مسیح کی تقلید میں کرتے ہیں کیونکہ اُن کا وہ زندہ نمونہ ہے۔ جسکے نقش قدم پر وہ چلتے ہوئے یہ سب کام کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے پاس ایسا کوئی اعلےٰ نمونہ نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو وہ بھی اسکے پیرو ہوتے پر۔ اب مشنری صاحبان کی دیکھا دیکھی جو کچھ یہ کرتے ہیں وہ صرف نقل ہی ٹھہرتی ہے۔ پر اصلیت دور رہتی ہے۔

یہ مشہور ہے کہ ہر دسویں سال ہندوستان کی کل مشنری سوسائٹیاں ملکر اپنے ایلچی بھیجتی ہیں اور ایک جگہ فراہم ہو کر آپس میں صلاح کرتے ہیں کہ مشنری کام میں کس قدر ترقی اور تنزل دس برسوں میں ہوا ہے۔ اور وہ اپنی اپنی رائے دیتے ہیں کہ کونسی تجویزیں یا انتظامات سے زیادہ ترقی ہو سکتی ہے۔ اب یہ رائے قرار پائی ہے کہ یہ دس سالہ کانفرنس دسمبر ۱۹۱۵ء کو شہر کلکتہ میں فراہم ہو۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ - جیسا کہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعًا سے صاف ظاہر ہے۔

اقول - شاید جناب کو یاد نہیں رہا کہ ان کا اپنا دعوےٰ عربی نبی ہونے کا تھا نہ کہ دوسرے روئے زمین کے لوگوں کیلئے رہنما ہونیکا۔ کیونکہ قرآن میں جا بجا عربوں کو ہی نصیحت اور ڈر سنانے کا دعویٰ نظر آتا ہے اور دوسری اقوام کا تو شاید آنحضرت کو علم ہی نہ تھا۔

قولہ - اور مسیح ناصری صرف اپنے زمانہ کے بنی اسرائیل کے لئے آئے تھے۔

اقول - ایڈیٹر صاحب کو تعصب اور اسلامی ہٹ نے ایسا بے انصاف بنا دیا ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کو ایسے ہلکے طور سے مسیح ناصری کا نام دیتے ہیں۔ جناب ایڈیٹر صاحب مسیح ناصری اُس کا نام کسی نے نہیں بتایا بلکہ اُن کا نام یسوع ناصری رکھا گیا۔ لوگوں کی زبانی مشہور ہوا تھا۔ اگرچہ فرشتہ نے یہ بزرگ نام یسوع یعنے گنہگاروں کو بچانے والا رکھا تھا جہاں آپ یہ پڑھتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا تھا وہاں ذرا آگے چل کر یہ بھی مطالعہ کرو کہ جب یہودیوں نے اسکو رد کیا تو غیر اقوام کے لئے دروازہ کھلگیا۔ ایک امر کے لئے اپنے لئے کتاب مقدس سے دلیل لینا اور اس کتاب کے دوسرے بیان کو نظرانداز کر دینا کوئی عقلمندی نہیں ہے حالانکہ آپ اپنی بات کو قایم کرنے کے لئے ایک واقعہ سے یا حکم آلہی سے سند لیتے ہو تو اسی کلام کے دوسرے حکم کبھی ذرا غور سے پڑھو تو آپ کو یہی جواب مل جاویگا مگر ایسا نہ تو آپ کو منظور نہیں ہے بیجا حق کی نکتہ چینی اور اعتراض سے غرض ہے۔ ورنہ آپ کو واضح ہو کہ یسوعؑ نام تمام جہان کی نجات کے لئے بخشا گیا ہے۔ کیونکہ صاف لکھا ہے کہ کوئی دوسرا نام اس کے سوا دیا نہیں گیا ہے پر آپ کو کتاب مقدس کے احکام سے کیا پڑی۔ آپ تو اس کو اپنے زعم میں کلام آلہی ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ قرآن اس کا زبردست گواہ ہے۔

قولہ - پس جس طرح اول الذکر کی بعثت عالمگیر تھی اور آخرالذکر کی صرف ایک ہی زمانہ اور ایک ہی قوم تک محدود تھی اسی طرح سے اُن کی محبت کا بھی قیاس کر لینا چاہئیے۔

اقول - کیسی عجیب بات ہے کہ ایڈیٹر صاحب سچائی پر کس طرح سے پردہ ڈال رہے ہیں محمد صاحب کو عالمگیر مبعوث شدہ مانتے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں اس بات کا دعوےٰ نادارد ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح کو ایک قوم اور زمانہ تک محدود بتلاتے ہیں وہ حالانکہ انجیل مقدس صاف لفظوں میں بآواز بلند پکار پکار کہتی ہے کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُس نے اپنا پیارا بیٹا بخشا تاکہ جو اس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔

حضرت محمد اور خداوند یسوع مسیح کی محبت کا قیاس وہ شخص بخوبی کر سکتا ہے کہ جس نے اچھی طرح سے ان ہر دو کتابوں کو جن میں انکے حالات مندرج ہیں دیکھکر مقابلہ کر لیا ہو لیکن ایڈیٹر صاحب کا مقابلہ کیسا غلط ہوا سکو چاہئے تھا کہ ان دونوں کے حالات انجیل اور قرآن سے نکالکر مقابلہ کرتا تو بخوبی روشن ہو جاتا کہ کسکے کام زیادہ محبت کے ہیں آیا محمد صاحب کے یا خداوند یسوع مسیح کے پر دیکھیئے ایڈیٹر صاحب مقابلہ کس سے کرتے ہیں۔ بیچارے حواریوں سے۔ کیا حواری ہمارے شفیع تھے یا نبی تھے۔ یہ مقابلہ تو اس حالت میں درست ہوتا جبکہ قرآن کی آیتیں اور انجیل کی آیتیں پیش کر کے بالمقابل رکھکر دکھلایا جاتا۔ انشاء اللہ وقت ہم ایڈیٹر صاحب کو یہ مقابلہ کر کے دکھلا دینگے اور تب آپ پر بخوبی روشن ہو جاویگا کہ محبت کا قیاس کہاں قایم ہوتا ہے۔

اقتباس

بے رحمی کا نتیجہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لڑکا اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ ایک کھیت میں سیر کر رہا تھا کہ انہوں نے خرگوش کا ایک گھونسلہ دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔ لڑکے نے فوراً اُن کو پکڑ لیا اور ایک ایک کر کے مار ڈالا۔ ہرچند اس کی بہن اس کے اس فعل کی مخالفت کرتی رہی لیکن وہ نادان لڑکا اُس کو منع کرتی رہی پر وہ بے رحمی سے باز نہ آیا اُس کے دس برس کے بعد وہ لڑکی اپنے بھائی کے لئے زار زار رونے بیٹھی کیونکہ اس کے پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ کیونکہ اس نے بے رحمی سے ایک کسان کو مار ڈالا تھا۔ اور جب وہ لڑکا سپاہیوں سے مقتل کی طرف لیا جا رہا تھا کہ اُس کو پھانسی دیجاوے تو وہ اپنی بہن کے پاس سے گذرا اور کہنے لگا اے بہن اگر دس سال پیشتر میں تمہاری بات مان لیتا اور خرگوشوں پہ آنا بے رحم نہ ہوتا تو شاید میرا دل ایسا سخت اور بے رحم نہ ہوتا کہ اس وقت قتل کر کے میں پھانسی کے جرم تک پہونچا ہوں۔ کاش کہ میں اس وقت تمہارے آنسو بہانے اور رونے کو خاطر میں لاتا اور اب تم کو بھی زیادہ آنسو بہانے کا موقعہ نہ ملتا۔ پر افسوس کہ موقعہ گذر گیا۔ اور اب بے رحمی کے عوض میں میری جان بھی جائے گی۔

ڈبلیو جے۔ بوش

مراسلات

کیا وید نیت ہیں؟

کیا آپ پرکرتی کو تین گنوں کی ساسیاوستھا [illegible] مانتے ہیں یا نہیں؟

اگر یہی پرکرتی کی تعریف ہو تو رِشی اور پرماتما دونوں گن رہت ہیں۔ اگر پرماتما نرگن ہے تو پرماتما میں رنگ اور من کہاں سے آئے؟ اگر پرماتما میں انہنگ اور من نہیں تو پرماتما کو ازلی شبدوں کی آگاہی کس طرح ہو سکتی ہے؟

اب آپ اپنے شبدوں کی تعریف پر پھر لحاظ کیجیے۔

کان سے سنگرہن کا گرہن ہوتا ہے۔ بدھی سے جو جانے جاتے ہیں جو واک اندریاں سے اچارن کرنے سے پرکاشت ہوتے ہیں اور جن کی نواس ستھان آکاش ہے۔ ان کو شبد کہتے ہیں۔

ہم نے مذکورہ بالا بحث میں ثابت کیا کہ اگر شبدوں کی تعریف یہ ہو تو شبدوں کے ازلی ہونے کے لئے ازلی کان ازلی بدھی ازلی زبان اور ازلی آکاش کا ہونا لازمی ہے۔

آپ اگر شبدوں کی ازلیت کے ساتھ ان چیزوں کی ازلیت نہیں مانتے ہیں تو آپ اپنے شبدوں کی تعریف کو نفی کی صورت میں پلٹ کر دیکھیے کہ شبد ازلی ہیں یا نہیں؟

مثلاً نہ کان سے سنگرہ کا گرہن ہوتا ہے نہ بدھی سے جو جانے جاتے ہیں نہ جو واک اندریہ سے یا اچارن کرنے سے پرکاشت ہوتے ہیں اور نہ جن کا نواس ستھان آکاش ہو۔ کیا ان کو شبد کہتے ہیں؟ باقی دارد

دنیا میں دُکھ کا بھید

نمبر ۲

ایوب کا احوال

(۴) اس سے ایک اور برائی نکلتی ہے۔ بدھوں کے خیال میں ہر ایک شخص اکیلا ہے۔ اور اکیلا ہو کر صرف اپنی کوشش سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ کوئی اس کے کرم کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔ گوتم خود راہ بتانے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اور ان کے دکھ برداشت کرنے سے ہم کو کچھ فائدہ نہیں۔ ان کی کتابوں میں یہ کہانی ملتی ہے کہ ایک شخص کمالا نامی نہایت نیک اور خوبصورت آدمی تھا۔ بری عورت اس پر عاشق ہوگئی اور جب کمالا نے اسے ہٹایا۔ ایسی ناراض ہوگئی کہ اس کو اندھا کر دیا۔ کسی نے ایک گرو سے پوچھا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ ایسے نیک آدمی پر ایسی بری آفت کیوں پڑی ہے۔ گرو نے جواب دیا کہ بہت وقت ہوا کسی اگلے جنم سے کمالا نے شکار کرتے وقت ایک بڑی غار میں پانچ سو چکارے پائے اگر سبھوں کو مار ڈالتا ان کا گوشت خراب ہو جاتا اس لئے اس نے ان پانچ سو چکاروں کو اندھا کر دیا کہ بھاگ نہ جاویں۔ پھر موقعہ پر ہاتھ آ دیں۔ اس بڑے قصور کے سبب وہ ہزاروں برسوں تک نرک میں رہا اور اب پانچسو جنموں تک اسی طرح سے اندھا کیا جاویگا جس طرح سے اس نے چکارے اندھے کئے تھے۔ اب ایسے شخص کی مدد کون کر سکتا ہے؟ اسکو اپنے کرم کی فصل لاوُنی ہوگی۔ اور کوئی اسباب میں دخل نہیں دے سکتا۔

اگر یہ تعلیم سچ ہوتی ہماری کیسی بری حالت ہوتی۔ ہم اپنے بھائیوں سے مدد لیتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ نیکوں کی صحبت سے ہماری حالت سدھر جاوے گی۔ رنج اور تکلیف اور آزمائش کے وقت میں ہم خدا کو پکارتے ہیں کہ وہ ہماری مدد کرے۔ اگر گوتم بدھ کی تعلیم سچ ہووے ہمارے یہ خیال سب غلط اور فضول ہیں۔ کوئی ہمارا مددگار نہیں نہ خدا اور نہ انسان جو کیا سو کیا اور برداشت کرنے کے سوا ہمارا اور کوئی اوپا نہیں ہے۔

(۵) کیا یہ ممکن ہو کہ انسان صرف اپنی کوشش سے نیکی میں ترقی کرے اور اپنی خواہشوں سے آزاد ہو جاوے۔ ہم اپنے تجربہ سے جانتے ہیں کہ جب کبھی آزمائش میں اگر اپنے آپ پر بھروسہ رکھتے تو ضرور گناہ میں پڑ جاتے۔ ہماری کوئی بری عادت ہو جس سے ہم بچنا چاہتے ہیں۔ جب صرف اپنی طاقت سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں تو قدم بقدم اور زیادہ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ہم جب تک خدا کی مدد ضرور ہے۔ اور بغیر اس کے ہم سے کچھ نہیں بن پڑتا۔ کرم کے اور ہیں جو ہوں وہ کیسا کمبخت اور لاچار ہے۔

(۶) پھر جب پوچھتے تھے کہ ہمیں دکھ ملنے کا کیا سبب ہے تو ہمیں یہ جواب ملتا کہ تمہارے اگلے جنموں کے قصوروں کے سبب سے یہ سزا تمہیں ملی ہے۔ اب اس کے بارے میں میں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ سزا دینے کا کیا سبب ہے۔ باپ اپنے نٹ کھٹ بیٹے کو سزا کیوں دیتا ہے؟ اس لئے کہ اپنے گناہ سے واقف ہو کر پھر ایسا گناہ نہ کرے۔ ہماری مصیبتوں میں سے بہت سے اس کے موافق تو ہیں۔ اگر کوئی نشہ بازی کرے تو اس کی طبیعت بگڑتی ہے۔ اگر ہوشیار ہو نشے بازی کا نتیجہ دیکھ کر وہ اس بری عادت کو چھوڑ دیتا ہے۔ پر حالانکہ دکھ اور مصیبتیں ایسی ہیں جنکا سبب ہماری سمجھ میں نہیں آتا نہ وہ کہے گا کہ اگلے جنم کے سبب سے ایسا ہوا۔ جو

کچھ میں نے کیا قصور کیا۔ تو صرف یہ جواب ملتا ہے کہ کیا جانیں کوئی نہ کوئی قصور کیا ہوگا کہ اس میں کچھ انصاف ہے۔ بغیر قصور بتائے ہم سزا پاویں۔ کیا اس سے ہماری ترقی اور فائدہ ہوسکتا ہے؟ فرض کیا کہ تمہارا لڑکا ایک مہینہ ہوا تم سے جھوٹھ بولا تھا۔ اگر آج بغیر سبب بتائے تم اُس کو بید مارو یہ کیسی بے انصافی ہوگی۔ اور لڑکا جھوٹھ بولنا کس طرح سے چھوڑ سکیگا؟ لڑکا صرف یہ خیال کریگا کہ باپ بے سبب غصہ ہوکر مجھ پر الزام لگاتا ہے۔ مگر تم ہندو اور ہندو لوگوں کی تعلیم بالکل معقول نہیں ہوسکتی۔ ایوب کے دوستوں نے ایوب سے کہا کہ تم نے ضرور کوئی گناہ کیا ہوگا۔ اور تم اپنے گناہ کے سبب سے دکھ پاتے ہو۔ کوئی ہندو اگر ایوب کو ملتا جو اس جواب کو یوں کہہ کر بڑھا دیتا کہ اگلے جنم میں گناہ کیا ہوگا۔ اس لئے تم دکھ پاتے ہو۔ دونوں کو راستباز مصیبت زدہ لاچار ایوب یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے بہت سی ایسی باتیں سنیں تم سب کے سب دق دار تسلی دینے والے ہو۔ ایوب ۱۶ باب پہلی آیت۔

انٹرنس پاس شدہ عورتوں کیلئے مژدہ

لودیانہ نارتھ انڈیا سکول آف میڈیسن کی طرف سے اطلاع دی جاتی ہے کہ انٹرنس پاس عورتوں کے لئے کئی ایک وظیفے ہیں۔ ایسی عورتوں کے واسطے تعلیم اس درجے تک دیجائیگی کہ امتحان سے سرٹیفکیٹ لاہور سے دلایا جائیگا۔ جس کے ذریعے سے وہ ڈاکٹر کا کام کر سکیں گی (جس میں جراحی و دائی گری بھی شامل ہیں۔

درخواستیں اور خط و کتابت ذیل کے پتے سے کیجائیں

مس براؤن۔ لودیانہ

راحت افزا

جس زمانہ میں مرحوم سفیر صاحب نور افشاں کے ایڈیٹر تھے۔ تو انہوں نے غزلیات کا ایک رسالہ مسمی بہ **گلدستہ سفیر** شایع کیا تھا۔ تو امرتسر کے ایک بزرگ نے اس پر ریویو کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ گلدستہ سفیر گویا سرج کی ماں اور راحت دل کا باپ ہے۔ خیر یہ تو ان کا تمسخر تھا لیکن آج ان کا تمسخر پیشینگوئی کے درجہ تک پہنچ گیا کہ راحت دل کو بھی ماں ہونے کی بڑی نصیب ہوگئی۔ اُس سے بھی ایک بچہ تولد ہوگیا۔ جس کا نام والدہ کے نام پر **راحت افزا** رکھا گیا یہ میرے عزیز برخوردار قاضی اور پھر پادری خیر اللہ صاحب افغانی کی تصنیف ہے۔ جس میں ان کی موزونئے طبع کا ظہور غزلیات بھجن اور گیت کے ذریعہ ہوا ہے۔ قاضی صاحب اچھے شاعر ہیں۔ اُن کی غزلیات اور نظمیں نور افشاں مسیحی اور [illegible] گائڈ میں شایع ہوتی رہتی ہیں خدا اس جوان کو عمر کی درازی بخشے۔ صاحب تصنیف ہیں۔ روز بروز ترقی طبیعت ہوتی جاتی ہے۔ اُمید ہے کہ کسی دن کو مسیحیوں میں اپنی تصنیف کی وجہ سے اچھا نام پیدا کریں گے۔

قاضی صاحب نے یہ رسالہ پنجاب کے پہلے پنجابی آرچ ڈیکن صاحب کے نام نامی کے ساتھ نامزد کیا ہے۔ یہ ان کی سعادتمندی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ ہمارے آرچ ڈیکن صاحب کو رنگ و راگ سے کہاں تک دلچسپی ہے۔ میں اتنا جانتا ہوں کہ مدح سرائی کے وہ دلدادہ ہیں۔ مدح سرائی کے جوش میں وہ مجمع کے درمیان مست ہوا کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ انہوں نے اس تحفہ کو خدا کی حمد کے واسطے بخوشی قبول کیا ہوگا۔ اور مسیحی جماعتوں میں اسکے رواج دینے میں کوشش کرینگے۔ کیونکہ اس میں عمدہ روحانی مضامین حمد و ثنا کے قابل ہیں اور راگ بھی عموماً شیریں اور کلیسیا کے مذاق کے مطابق ہیں۔

یوں کہنے کو تو میں نے راحت افزا کو راحت دل کا فرزند ارجمند کہہ دیا مگر یہ مقدار دوہرا ہے۔ یہ او صورتیں قاضی صاحب سے نہ معلوم کیسے سرزد ہوئی۔ راحت دل سے تو البتہ شروع زمانہ میں ناواقفی سے غلطی ہوگئی جو قابل معافی ہے جس کی صحت میں برابر کوشش ہورہی ہے۔ مگر اس روشن زمانہ میں ایسی غلطی قابل درگذر نہیں ہوسکتی۔ بارہا اس کا ذکر ہوا کہ عیسے قرآنی نام ہے مسیحیوں کو اس کا استعمال ترک کردینا چاہئے۔ چنانچہ قاضی صاحب نے دیکھا ہوگا کہ ہم نے جب غزلیات کا مسودہ جوان کی خدمت میں بھیجا گیا تھا اس میں کہیں عیسیٰ نہیں ہے۔ یسوع یا مسیح۔ چنانچہ اس کے دیباچہ میں بھی اس پر نوٹ دیا گیا ہوا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ قاضی صاحب سے ایسی فروگذاشت کیسے ہوگئی۔ اب اس کی تلافی سیکنڈ ایڈیشن کے سوا ممکن نہیں۔ قاضی صاحب تو یہ کہینگے کہ جیسی ماں ویسا بچہ۔ مگر ماں کا عذر معقول ہے۔ بچہ کا نامعقول عذر کون قبول کریگا۔ اُمید ہے کہ آئندہ نہ صرف قاضی صاحب بلکہ تمام مسیحی مصنفین اس کا کماحقہ خیال رکھینگے۔

راحت افزا میں ۱۰ گیت غزلیں اور ۹ ہندوستانی بھجن ہیں۔ جن میں سے اکثروں پر راگ اور تال بھی لکھا ہے کہ گانے والوں کو راگ کی تلاش میں دقت نہ ہو جس طرح سے پنجابی زبوروں کی فہرست میں وزن لکھے ہیں۔ آخر میں گیتوں کا ایک چھوٹا سا ضمیمہ بھی ہے۔ اور یہ گیت پشتو زبان میں ہیں۔ اُن کا حسن و قبح تو کوئی افغانی و[illegible] ہی سمجھے۔ میری سمجھ میں تو ایک نقطہ بھی نہیں آتا۔ لاریب افغانی کلیسیا کے واسطے ایسے گیت اور بھجنوں کی بہت بلکہ اشد ہی ضرورت ہے۔ جیسے پنجاب کے واسطے پنجابی کی۔ راحت دل نے کسیقدر اس ضرورت کو پورا

کیا ہے۔ لیکن پورے طور پر پنجابی زبوروں نے اس خدمت کا حق ادا کیا ہے۔ جسکے واسطے پنجاب کی تمام کلیسیائیں یو پی چرچ سیالکوٹ کی شکرگزار ہیں۔ یہ رسالہ قاضی سرحدی افغان پادری سکن جمرود سے مل سکتا ہے۔

راقم پنجابی واعظ

ادیب

یہ ایک علمی۔ ادبی۔ اخلاقی ماہواری رسالہ الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ جو قابل دید ہے۔ ایک وقت مخزن لاہور نے اچھا نام پیدا کیا تھا۔ مگر جب سے وہ صرف اسلامی پرچہ ہو گیا ہے۔ اس کی وہ وقعت نہیں رہی اور نہ اس میں وہ پہلے سے اعلےٰ مضامین ہوتے ہیں۔ ادیب نے اس کمی کو خوب پورا کیا ہے میرے اکثر مسیحی احباب مخزن کو خرید کرتے تھے۔ مگر اب انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ میں ادیب کے واسطے ان کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں۔ کیا علمی اور اخلاقی مضامین کے لحاظ سے کیا زباندانی اور فصاحت کے خیال سے مخزن سے بڑھکر ہے۔

ان سب کے علاوہ کس قدر خوشی کا مقام ہے۔ کہ اس کا ایڈیٹر ہمارا مسیحی بھائی پیارے لال شاکر ہے جو پہلے تحفہ ہندوؤں کا ایڈیٹر تھا۔ پھر کانپور زمانہ کا سب ایڈیٹر رہا۔ بعدہ مخزن مسیحی الہ آباد کا ایڈیٹر ہوا۔ اب ادیب جیسے رسالہ کا ایڈیٹر ہے۔ جس سے اس کا صاحب قلم اور صاحب لیاقت ہونا ثابت ہے۔

ادیب کے گذشتہ ایک نمبر میں حیا کی تصویر نظم میں اتاری گئی ہے۔ جو قابل دید ہے۔ واقعی کمال کیا ہے۔ لکھا ہے۔

تاروں سے حیا آتی ہے پردہ ہو قمر سے
ڈر ہو کہ کوئی دیکھ نہ لے روزن در سے
چادر کبھی خلوت میں سرکتی نہیں سر سے
بیگانہ نظر رہتی ہے شوہر کی نظر سے
خلوت میں نگاہوں سے نگاہیں نہیں ملتیں
دل ملتے ہیں دل ملنے کی راہیں نہیں ملتیں

راقم واعظ

خوش خلاقی یا تعصب کون بہتر ہے؟

مذہبی اشاعت کے لئے سب سے پاکیزہ اصول خوش خلاقی ہے جس سے کسی قسم کا انسان جاہل یا سنگدل بھی ہو گرویدہ احسان ہو جاتا ہے۔ تاثر تنبیہ اور بدخلقی کا نہیں ہو سکتا۔ جسکو دوسرے الفاظ میں تعصب گردان سکتے ہیں۔ تعصب سے دشمنی اور خوش خلاقی سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسی واسطے بہت سے پاکیزہ اور مقدس لوگ بذریعہ خوش خلاقی کے دین حق کی تعلیم کی اشاعت کرتے ہیں۔ مسیحی مذہب جس قدر اور جس طرح سے غیر ممالک میں پھیلا ہے۔ اسکا اصول بھی خوش خلاقی اور محبت سے ہوا تمثیل سے سبق لو۔ ایک دفعہ کوئی بڑھیا رذیل قوم بھیل جنگلی، چیتے سے مدراس کے جنگلوں میں زخمی ہوا۔ اور کئی روز تک وہیں بے آب و دانہ پڑا رہا۔ مکھیاں اس پر بھن بھن کر رہی تھیں۔ راستہ بھی قریب تھا۔ ناگاہ وہاں سے ایک مسلمان ملا یا مولوی کا گذر ہوا۔ اس نے سیاہ رنگ کے حقیر آدمی کو سڑک سے پرے گرے ہوئے معلوم کیا۔ اور زخمی ہے۔ اس بڑھیا نے داد فریاد کی کہ مجھ کو سنبھالو اور مرہم پٹی کرو۔ مگر ملا نے یہ کہکر اسکو ٹال دیا کہ میں اسوقت باوضو ہوں تم کو ہاتھ لگا کے ناپاک نہیں ہونے مانگتا۔ یہ کہکر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک برہمن کا وہاں سے گذر ہوا۔ اس کو بھی اس نے اسی طرح اپنی طرف توجہ کرنے کو کہا۔ اس نے جواب دیا تم تو سیاہ فام جنگلی سا ہے۔ میں تجھ کو چھو کر اپوتر ہو جاتا ہوں۔ ایسا نہیں کرتا وہ بھی ایسے ہی چھوڑ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک مسیحی مشنری پادری صاحب بقصد چشم نمی اسباب زخمیوں کے وہاں سے گذرے جو باہر دیہات میں کلام حق کا پرچار کرنے کو پھرتے تھے۔ انہوں نے اس کی وہ شکستہ حالی دیکھی اور حال پوچھا سو اس نے دو آدمیوں کے وہاں سے لا پرواہی سے گذر جانیکا ذکر کیا۔ پادری صاحب کے دل میں رحم آیا اور انہوں نے دل میں سوچا کہ سب بنی آدم ایک خون سے پیدا کئے گئے ہیں کسی کو کسی سے کیونکر فضیلت ہو سکتی ہے۔ سو انہوں نے اس کی مرہم پٹی کی اور اس کو اپنے ہمراہ اپنے اونٹ پر سوار کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر کو لیگئے کچھ عرصہ کے بعد اس کے زخم اچھے ہو گئے۔ اور وہ کلام پاک سے بہت سے ذکر اذکار سنکر مسیح کا خادم اور مقدس قرب زندگیا۔ اس قصہ سے ثابت ہو کہ محبت اور خوش خلقی سے انسان کو بہت جلد ہی اپنا بنا سکتے ہیں۔ لیکن تعصب کے سبب سے کوئی آدمی اپنے پاس نہیں آ سکتا سوائے عزیزو دین حق اور کتاب مقدس کے پھیلانے کے لئے تعصب سے کام نہ لو یہ بڑا خطرناک رستہ ہو جس سے بہت بڑے فساد ہو جاتے ہیں۔ بلکہ خوش اخلاقی اور نرمی اور خوش کلامی سے غیروں کو اپنا بناؤ۔ متعصب شخص کبھی غیروں کی نظروں میں اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن خوش مزاج اور صاف دل کا آدمی نہ صرف دوسرے کے دلوں بلکہ آنکھوں پر بٹھائے جانے کے قابل ہوتا ہے۔ اس واسطے جہاں تک ہو سکے اپنے خوش اخلاقی کے پہلو کو نہ چھوڑو اور غیروں کو اپنا بنانے کے لئے ہرگز ہرگز تعصب اور جہالت سے کام نہ لو تاکہ تمہاری صداقت تم سے دور دراز تک جلدی جا پہونچے۔

راقم حکیم میر کریم الدین برق
از لنگاہ۔ ضلع جہلم۔

میلہ بار نہارا

پیر گاہے شاہ کے ہفتہ وار میلے کے مزید حالات۔

پیر پرستی ــــ اور ــــ قبر پرستی گناہ ہے!

منادی میں زیادہ تر زور اس بات پر دیا جاتا ہے۔ کہ (۱) ایک سچے زندہ خدا کی عبادت و بندگی کرو۔

دوئم۔ اپنے گناہوں کے بوجھ سے رہائی حاصل کرنے کے واسطے معصوم و بےگناہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ۔

سوئم جھوٹے پیغمبروں۔ نبیوں۔ پیروں۔ اور ولیاؤں کو جہاں سے اُنہوں کو راہ سے گمراہ کرنے والے ہیں، جلد چھوڑ دو۔ ایسا نہ ہو کہ خداوند کا غضب ایکا ایک بھڑکے اور تمہیں ہلاک کر دے۔ جب راقم مضمون منادی کر چکا تو ایک سکھ عورت مسماۃ جوالی زوجہ دیال قوم جٹ سکنہ آدمی کلاں تحصیل نکودر، موضع شاہ کوٹ ضلع جالندھر نے کھڑے ہو کر کہا کہ مجھ سے تم لوگ جو ایشور کی بھگتی کرتے ہو یہ دونی نیک شرت بی لو۔ آپ لوگ ضرور پیارے ہونگے۔ وہ دونی نیکی ایک محتاج نادار کو جو اُسی خیمہ میں بیٹھا خدا کی کلام سن رہا تھا دی گئی۔ اس کے بعد اس عورت نے اقرار کیا کہ میں یہاں سے فوراً چلی جاؤنگی۔ اور کبھی کسی پیر فقیر یا قبر کی پرستش نہ کرونگی۔ مجھے میرے گناہ نظر آ گئے ہیں آپ میرے واسطے دعا کریں۔ اُمید ہے کہ علاقہ جالندھر حصہ نکودر کے مسیحی مناد اس عورت کا پتہ لیکر ضرور اسے مسیحی گلے میں شریک کرینگے۔ اس کے علاوہ بہت سے سکھ ہندو۔ مسلمان صاحبان نے جب یہ سنا کہ رب خداوند بادشاہ ہے۔ اُدھ جلال روا بادشاہ ہو توبہ کرنے لگے۔ باقی داشتہ

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

آہستہ آہستہ آدمی ایمان میں بڑھتا ہے۔ میں بڑا افسوس کرتا ہوں کہ لوگ منادی وغیرہ سیکھ لیتے ہیں پر ابھی تک اُس کی محبت میں کامل نہیں بنے۔ خدا پاک ہے۔ اور ہمیں محبت میں کامل ہونا ہے۔ (۲) پاکیزگی میں کامل ہونا ہے۔ ہاں جب تک انسان اس جلالی نقطہ یعنے پاکیزگی میں کامل نہ ہووے تب تک ہماری خدا سے میل کی صورت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لکھا ہے کہ تم پاک بنو۔ کیونکہ میں پاک ہوں۔ پاکیزگی اُس کو بھاتی ہے اور وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم اس پاکیزگی کے خواہاں نہیں۔ وہ ہر وقت چاہتا ہے کہ ہم دنیوی طور پر اور دینی طرح پر پاک بنیں۔ کیونکہ اُس کے خون بہانے کا مقصد یہی تھا کہ ہم برف کی مانند بلکہ برف سے زیادہ سفید بنیں (۳) ہمدردی۔ ہاں جب انسان پاک ہو جاتا ہے اور اُس میں کسی قسم کی شیطانی بو اور غلاظت نہیں پائی جاتی ہے۔ تو وہ دوسروں کے رنج اور غم کا شریک ہے۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی جیسی تکلیف محسوس کرنے والا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کل اور دیگر اوصاف میں ہم نے کامل ہونا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عیسائی زندگی بڑا بھاری جنگ اور معرکہ آرائی ہے۔ یہ جنگ دنیا کے ساتھ ہے۔ اور ایک جنگ خدا کے ساتھ بھی ہے جیسے یعقوب نے خداوند کے ساتھ کشتی کی۔ خدا آہستہ آہستہ ہماری طبیعت کو اپنے ڈھب پر لایا چلا جاتا ہے۔ دنیا ہمارا گھر نہیں۔ بلکہ ہمارا گھر اور ہماری میراث یعنے بہشت ہے۔ جہاں کسی چیز کا ڈر نہیں۔ پھر پادری نٹھیاس نے فرمایا! کہ مبارک وہ ہیں جو کہ راہ میں کامل رفتار ہیں۔ نوح کے زمانے میں ایک کاملیت تھی۔ آجکل اور ایک کاملیت ہے۔ وہ آدمی جو اپنا کام محنت اور سچائی سے کرتا ہے۔ وہی کاملیت کی راہ پر چل رہا ہے۔ باقی آئندہ۔

قبوہ بول میں مسیحی مجمع پندرہ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس پی جی مشن رڑکی

احساس کا ثبوت تمثیلیت اس قربانی دائمی متذکرہ بالا کا خاتمہ بلکہ اس خاتمہ کے لئے اس متبرک قربانگاہ دایکل یروشلم کا قمع ہو گیا بلکہ اُسکو دنیا کے خیال سے فراموش کرکے اُس ذات واحد اور یکتا نے دیکھنے والے آنکھوں پر اُس کے دیکھنے کو پردہ ڈالدیا۔ اب اسکو کوئی نہیں بتا سکتا کہ کس جگہ وہ متبرک جگہ اور شعائر شریعت ہی کے ساتھ مٹ گیا اور تجارت کی راہ مسیح ہی اوصاف بن گئی۔ بنی نوع انسان کو ہمگر محبت اور ہمدردی اور خدا اور مسیح کو اپنی عام طاقت مالی اور جسمانی اور روحانی سے پیار کرنا اور محبت رکھنا چاہیے اور نفسانی اور شیطانی ناپاک خواہشوں کا کلیتہً ترک کرنا لازم ہے اور گناہوں سے توبہ کرنا واجب کہ جسکی بشارت انجیل مقدس میں موجود ہے کہ جو گنہگار توبہ کرے اور اس پر ایمان لاوے تو ہلاک نہ ہوگا۔ بلکہ ابدی زندگی پاویگا چنانچہ بوجوہ معروضہ بالا فضیلت حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی ظاہر اور آپ کا فوق الفطرت ہونا واضح ہے۔ بیت

چوں دو پیکر در جد بنی پے تفریق جان
بانچوں زنار نخواہی برہمن ہرزمان

یہ کہنا میرا اگر عقل کے خلاف نہ ہووے کہ خدا ازل سے ہے۔ اور میدان ازل لامحدود کہ جسکو سوا اس خدا لایزال اور لم یزل کے کوئی نہیں جانتا۔ اور مادہ حادث ہے قدیم نہیں ہے معنہ اظاہر ہے کہ گرشتہ خاطر تمیز دائمی عدم سے کچھ تعلق نہیں رکھ سکتا۔ باقی داشتہ

عشاء ربانی کے موقعہ پر کلیسیاؤں میں شخصی پیالہ کا رواج

دیگر مثال:- یہودی رواج مشاہرہ پاسبان مقررہ نہیں ہوا کرتا تھا۔ بلکہ عام اشیا جو عام و خاص سے وصول ہوا کرتی ہیں۔ وہی پاسبانوں کا حصہ ہوا کرتا تھا۔ جسکو پولوس رسول گلتیوں کے کلیسیا کو چھٹے باب ۶ آیت میں یاد کراتا ہے۔

کلام کا تعلیم پانے والا تعلیم دینے والے کو سب اچھی چیزوں میں شریک کرے۔ یہاں تنخواہ* کے جھگڑے اور مرضی پتر ہوتے رہتے ہیں اور تنخواہ کی ترقیات کے لئے سفارشیں کی جاتی ہیں۔ اور آپ جیسوں کے کام بن جاتے ہیں۔ اس پر آپ کا بارود تیار ہی ہوگا۔ صرف ٹوپی کی ضرورت ہے۔ یوں کہا ٹھینگے کہ اس میں کیا ہرج ہے کہ خواہ کسی نے اناج دیا خواہ کسی نے روپیہ مگر تنخواہ کے دستور کا سراغ آپ رسولی کلیسیا میں ضرور لگادیں تاکہ آپ کی دلیل مکمل ہوجاوے! یہودی رواج اگر یاد نہیں تو یوں موضع خراسوالہ متصل لائلپور کا حوالہ دیجئے کون انہونٹا پھیریگا کہ کونسی تاریخ میں یہ حصہ دینا جو ہوا ہے

اب میری صلاح ذرا دھیان سے سُنئیے اور غور و خیال سے کام لیجئے اور مغز کی گرمی وگرمی جوش اندام و نیم خشنی ماتحتی سے بعارضہ جنوں تک ہیجنگی ورا آراگی کے جالوں سے خارج ہونے دیجئے تو آپ پر ضرور اس بات کا انکشاف ہوگا۔ وہمات و باطلات میں سے ایک یہ ہے کہ کلیسیا میں بھیڑ چال لوگ لکیر کے فقیر بنکر روحوں کا خون کرتے ہیں۔

اور پاسٹر صاحب ذکر کرتے کرتے روحانیت میں

جا غرق ہوئے تو پھر دنیا کی ہوش ہی نہ رہی کہ ڈگ کیا کھینگے؟ اُن کو کیا دنیا کیے پڑی۔ اپنا کام مزہ میں تھے سیدھے صاحب بہادر تو خوش ہوگئے۔ ان نہ سہی تو لائبریری کا چارج دیدیں گے یا مضمون کا انسپکٹر تاکہ پاسبانی عہدہ میں جو وقت کی بچت ہے وہ ادھر خرچ ہوجاوے کیونکہ پاسبانی عہدہ کے لئے اتنا وقت ضروری نہوگا آپ حرف یعنے شریعت کے پابند نہیں ہیں۔ بلکہ روح کے ہیں جیسا حرف مارتا ہے اور روح جلاتی ہے۔

جناب من اب میں نے سمجھا کہ آپ شریعت کے خلاف کیوں ہوئے۔ کیونکہ یہودی سبت جو بروز ہفتہ منایا جاتا تھا آپ نہیں مناتے اور سچا ہے اس کے خداوند کے جی اُٹھنے کے دنکو جو بعض پیشواؤں یا سوسائٹیوں کے ٹولیگیئوں نے ملکر قائم کیا ہوا توار کے دنکو سبت یہودی کے وجہ پر منانا شروع کیا ہے۔ باقی آئندہ

انتقال پر ملال۔ ہم نے بڑے افسوس کیساتھ یہ خبر سُنی ہے کہ کرنیل ایس۔ ایل جیکب صاحب بہادر جو محکمہ نہر کے چیف انجنیر ہو کر اب پنشن پر ریٹائر ہو چکے تھے اور اس ملک میں والنٹری طور سے دینی خدمت کرتے تھے۔ فی الحال اُنکا انتقال ہو گیا ہے۔ اور وہ اپنے آرام میں داخل ہوگئے ہیں صاحب موصوف ایک بڑے سرگرم دیندار خادم تھے اگرچہ وہ پلیتہ برادرین کے فرقے سے تعلق رکھتے تھے مگر سب کیساتھ ملے رہتے تھے۔ اُنہوں نے بہت سالوں تک اس ملک میں سرکاری بڑے بڑے عہدوں پر کام کیا اور ساتھ ہی دینی خدمت بھی کرتے رہے اُنکی تصنیف شدہ کتابیں کئی زبانوں میں موجود ہیں۔ صاحب موصوف کی طرف سے بہت سے مناد تنخواہیں پاتے تھے اور جگہ بجگہ بشارت کا کام اُنکی مدد کے سبب سے جاری تھا اگر کوئی صاحب اُنکا مختصر حال لکھکر بھیجے تو ہم اسکو درج اخبار کرنیکو تیار ہیں ہماری دعا ہے کہ خدا صاحب کے پسماندگان کو صبر و تسلی عطا کرے۔
ایڈیٹر

شعر و سُخن

غزل

شراب عشق پیتے پی کے بیٹھا ہوں میں دیوانہ
بظاہر نا سمجھ ہوں حقیقت میں ہوں فرزانہ
میں وہ مے کش ہوں پیتا ہوں جو وحدت کے خم کے خم
ارے ساقی مجھے بھر بھر کے کیا دیتا ہے پیمانہ
کٹا جاتا ہے مجھ کو دیکھکر خورشید اعظم بھی
ہوا ہے جلوۂ حق سے وہ روشن میرا کاشانہ
یہ کتنی ہوشیاری ہے کہ اپنے سے گذر کر بھی
تجھی پر جان دیتا ہے مسیحا تیرا دیوانہ
اگر دارین کی دولت ملے تو بھی نہ ہو حاصل
ملا ہے عشق عیسے میں ہمیں جو لطف کا شانہ
قیامت ہے کہ دشمن بھی کلیجہ تھام لیتے ہیں
کچھ ایسا درد سے پُر ہے مسیحا تیرا افسانہ
فدا ہوتا ہوں جب سو جان سے میں اپنے عیسے پر
تو بس جل جل کے رہ جاتا ہے اپنے جی میں پروانہ
ہمارے خانۂ دل میں ٹھہرا ہی جب ترا مسکن
الہی کس لئے ڈھونڈیں ہم مسجد اور بتخانہ
ہو عیسے پہ مدکر مرض تقصیری سا کرے
مریضان معاصی کا یہی ہے اک شفا خانہ
راقم ہما

ضرورت:- انسا کلوپیڈیا آف سپرس کی مکمل جلدیں درکار ہیں اگر کسی صاحب کے پاس برائے فروخت موجود ہوں تو وہ مشتہر سے خط و کتابت کریں۔
المشتہر:- ڈی شہباز۔ انگلو اسسٹنٹ ایڈیٹر مسیحیہ اخبار

* ہمارا ان باتوں سے اتفاق نہیں ہے۔ ایڈیٹر

مضامین

مسیحی خدمت

اب تو شاگرد بہر صورت حیرت میں آگئے اور سخت مایوس ہوگئے سلطنت کی اُمید کا سلسلہ اب بالکل منقطع ہوگیا اُن بڑے معجزوں اور عجیب باتوں کا خیال شاگردوں کو رکھنا ضرور تھا جو انہوں نے مسیح کے ساتھ رہ کر دیکھیں تھیں۔ مگر وہ سب بات کو بھول گئے اور جس وقت خداوند اُن کے سامنے آسمان پر اُٹھایا گیا اور اُن کی نظروں سے غائب ہوگیا۔ اُن کی اُمید بھی کسی قدر کمزور ہوگئیں۔ مگر فرشتے نے کہا۔ اے گلیلی مردو تم کیا کھڑے دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا پھر آویگا۔

فرشتے کی یہ آواز بارعب تھی اُس نے شاگردوں کی سُستی کو اُن پر ظاہر کیا۔ تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو۔ جو تمہارے مالک نے تمہارے سپرد کیا ہے۔ یہ یسوع تو پھر آنیوالا ہے۔ مگر تم مایوس نہ ہو جاؤ لوگوں کو شاگرد بناؤ۔ حقیقت میں سُستی روح کو کمزور کرتی ہے خداوند کا جلال اس سے دب جاتا ہے۔ مالک کا حکم ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر شاگرد وہیں سے بالکل مایوس ہوکر اپنے گھروں کو چلے جاتے اور سُستی کو پسند کرتے تو خداوند کا جلال اُن کی زندگیوں سے ہرگز ظاہر نہ ہوتا فرشتوں کی آواز نے انہیں مسیح کی آمد کی طرف توجہ دلائی۔ اور پھر انہیں مسیح کے وعدے کا خیال بھی ہوا۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

پنجاب میں فصل و موسم

ایک نامہ نگار ہمعصر مقامی سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ پنجاب کی زرعی حالت سخت تشویش کا موجب ہو رہی ہے کئی مقامات میں غیر نہری رقبہ کی خریف کی فصلیں پانی نہ ہونے کی وجہ سے مرجھا رہی ہیں اور کئی دیگر مقامات میں اگر دس پندرہ روز بارش نہ ہوئی تو سخت نقصان کا اندیشہ خیال کیا جاتا ہے۔ امساک باراں سے خریف کی تخم ریزی کے معمولی رقبہ میں بہت قطع و برید کی گئی ہے۔ لیکن اگر آئندہ دو ہفتہ کے اندر بارش ہو جاوے تو اب بھی تخم ریزی فصل ہو سکتی ہے اور حالت بہت کچھ سنبھل جاوے گی۔ خریف کی فصل مختلف اقسام کے موٹے اناج پر مشتمل ہے جو غریب آدمی کے گزارہ کا بڑا ذریعہ ہے اور اس کی پیداوار نہ ہونے سے گندم کی مانگ بڑھ جاتی ہے۔ جو فصل ربیع بڑی پیداوار رہنے یہ مانگ تمام اناج کا بھاؤ یکلخت چڑھا دیتی ہے اور غریب عیالدار آدمیوں کو اپنے گزارہ میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ علاوہ ازیں فصل خریف سے سبز و خشک دونوں قسم کا چارہ مویشی کے لئے بہم پہنچتا ہے۔ اور اس کی ناکامی سے مویشی کی حالت پر سخت ناگوار اثر پڑتا ہے۔ اس طرح اگرچہ تشویش کی وجہ بہت کچھ موجود ہے اور بعض زمینوں کی جو کاشت ہو کر فصل بوئی گئی ہے وہ مرجھا رہی ہے۔ اور بارش ہونے سے وہ بھی اوسط سے بہت کم رہیں گی لیکن پھر بھی اگر آئندہ دو تین ہفتہ کے اندر کافی بارش ہو جاوے تو حالت بہت کچھ زوال سے بچ سکیگی علاوہ ازیں صوبہ میں غلہ و چارہ کے بہت بڑے ذخائر موجود ہیں۔ اور یہ یقین کرنے کی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اگر برسات خدانخواستہ بالکل ہی نہ ہو تو بھی اجناس خوراک کی قیمت غیر معلوم حد پر چڑھ جائیگی۔ یہ آخری خیال نامہ نگار سول ملٹری گزٹ کا ایک حد تک طمانیت بخش ہے مگر افسوس ہے کہ کوئی واقف کار ایک لمحہ کے لئے بھی اسکو دل میں جگہ نہیں دے سکتا کیونکہ غلہ کے دام بارش کے رک جانے سے چڑھ گئے ہیں۔ اور ہندوستان میں کافی مقدار غلہ کی موجود ہونے پر بھی قحط کا نرخ رائج ہوجاتا ہے۔ اس لئے تمام لوگوں کو دعا مانگنی چاہئے کہ عزوجل اپنی مخلوق کے حال پر رحم کرے اور نزول باراں رحمت سے قحط کی مصیبت کا اندیشہ مٹائے (پیسہ اخبار)

پیداوار گندم

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اگریکلچر یعنی بین الاقوام تعلیم گاہ زراعت نے جو ساری دنیا میں زراعتی طاقت ترقی دینے کی کوشش کرتی اور اپنے خاص اہلکار متفرق اجناس کی کاشت کے تجربہ و تحقیقات کے لئے مختلف ممالک عالم میں بھیجتی ہے ایک تازہ یادداشت میں ظاہر کیا ہے کہ کینیڈا کی فصل گندم پچھلے سال کے رقبہ زیر کاشت سے ۱۲ فیصدی زیادہ اور فرانس کی فصل گندم پچھلے سال کے رقبہ سے ۱۰ فیصدی کم ہونے کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی فصل سال گذشتہ کی پیداوار سے ۹٫۶ فیصدی زیادہ رہے اور ہنگری اٹلی اور سوئیٹزرلینڈ میں فصل گندم اوسط کے موافق ہونے کی امید بندھتی ہے۔ اور ارجنٹائن ری پبلک جنوبی امریکہ میں گندم کی کاشت موافق حالات میں شروع کی گئی ہے۔ اور فصل کی بخوبی بار آور ہونے کی اُمید لگائی جاتی ہے۔ اس یادداشت کی اشاعت کے بعد رائٹر ایجنسی کے تار نے بہ مشرقی روس اور علاقہ سائبیریا میں فصل کے ناکام رہنے کی خبر دی ہے۔ جس سے وہاں کی گورنمنٹ گورنمنٹ کا ہائی رفع تکلیف قحط کے اجرا



پیچیدہ ہوتی ہے۔ اور چونکہ روس اور یورپ میں ایک بڑا گیہوں پیدا کرنے والا ملک ہے اس لئے وہاں کی فصل کے ناکام رہنے سے غلہ کے بھاؤ پر ناگوار اثر پڑیگا جو ہندوستان میں اب تک بارش نہ ہونے سے زور بڑھ گیا ہے۔ (س)

لارڈز کی رعونت

بعض کنسرویٹیو لارڈز پارلیمنٹ بل کے معاملہ میں جس ہٹ دھرمی وسرکشی سے کام لے رہے ہیں اور اپنے قدیم جابرانہ اختیارات میں سلب ہونے کے وقت مرغ بسمل کی سی جو تڑپ دکھا رہے ہیں۔ اس کا نظارہ نہایت شرمناک و نفرت انگیز ہے۔ اسے دیکھ کر سخت افسوس ہوتا ہے کہ انصاف پسندی و فراخ دلی کے ساتھ انہوں نے پارلیمنٹ سسٹم کے ضروری اصول کو بھی خیرباد کہہ دیا ہے اور اپنے لیڈر اعظم مسٹر بالفور اور لیڈر ہاؤس لارڈز لیڈروں کی صاف صریح ہدایات سے روگردانی اختیار کر لی ہے۔ جس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں نکل سکتا کہ نہ صرف پارلیمنٹ بل بہر وجہ یا مزید لارڈوں کی مدد سے پاس ہو جاویگا۔ بلکہ یونینسٹ پارٹی کو اندرونی تفرقہ سے ایسا شدید دھچکا لگیگا کہ سالہا سال وہ اس کے صدمہ سے سر نہ اٹھا سکیگی۔ کاش یہ لارڈ عاقبت اندیشی پر مائل ہوں اور کانسٹی ٹیوشن کو شکست کراتے (ر)

ایک مجسٹریٹ کی گرفتاری

بنگلور کی خبر ہے کہ وہاں کا ایک ہندو مجسٹریٹ درجہ دوئم مسٹر ڈی گوپال راؤ جس کے سپرد ضلع کولار کے تعلقہ باگاپالی کے مالیہ کا کام بھی ہے۔ پچھلے ہفتہ ایک دیوانی وارنٹ کی رو سے گرفتار کیا گیا۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ پانچ سال کا عرصہ ہوا کہ مجسٹریٹ مذکور شہر بنگلور کے چیف پولیس انسپکٹر کے عہدہ پر مامور تھا۔ اس کو کولار گولڈ فیلڈ پولیس کی خفیہ پولیس کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ ایک ساہوکار مسمی سکیاچٹی کی وارنٹ کے ذریعہ خانہ تلاشی کی جاوے چنانچہ اس نے وارنٹ کے ذریعہ ساہوکار مذکور کی بیجا طور پر خانہ تلاشی کی اس وقت ایک خفیہ پولیس کے انسپکٹر مسٹر ہڈسن کو بھی موجود رہنے کا حکم تھا۔ تلاشی لینے پر کوئی اشیا مشتبہ برآمد نہ ہوئی۔ ساہوکار مذکور خانہ تلاشی کی بے عزتی پر سخت افسردہ تھا۔ اور دل میں سخت ناراض تھا کہ اس کی خواہ مخواہ تلاشی کر کے سخت عزت ہتک کی گئی۔ چنانچہ اس عزت ہتک کی نالش دیوانی ساہوکار مذکور نے ان دونوں انسپکٹروں مسٹر ڈی گوپال راؤ اور مسٹر ہڈسن صاحبان پر دائر کردی۔ یہ دیوانی نالش بنگلور کے پرنسپل منصف صاحب کے اجلاس میں دائر کی۔ تاریخ پیشی پر باوجود اطلاع ہونے کے مدعا علیہم میں سے کسی خاص وجہ کے باعث کوئی بھی حاضر نہ ہوا۔ عدالت نے بر مدعا علیہم پر ۱۸۳ روپیہ بعہ ۹ فیصدی سود کے یکطرفہ ڈگری صادر فرمائی۔ مدعی ساہوکار مذکور نے اس رقم کی عدالت سے اجراء ڈگری کی کارروائی مسٹر گوپال راؤ صاحب پر شروع کرا دی۔ مسٹر گوپال راؤ صاحب اس دوران میں مجسٹریٹ کے عہدہ پر ممتاز ہو گئے تھے انہوں نے اس ڈگری کا روپیہ اس بنا پر دینے سے انکار کیا کہ وہ خانہ تلاشی کا کام انہوں نے سرکاری حیثیت میں کیا تھا۔ اس لئے ان کی ذات سے روپیہ وصول نہیں کیا جا سکتا۔ مدعی عدالت میں جا کر وہاں کے بیلف کو بمعہ وارنٹ گرفتاری لے آیا۔ بیلف صاحب نے مسٹر ڈی گوپال راؤ بہادر کو جو اس وقت مجسٹریٹ کے عہدے پر مامور ہو چکے تھے فوراً گرفتار کر لیا اور تاوقتیکہ ضمانت نہ دی گئی ان کو نہیں چھوڑا۔ اب خبر آئی ہے کہ وہاں کے پولیس کے سرکاری خزانہ میں سے ڈگری کا روپیہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (اخبار عام)

دنیا کا خاتمہ

یہ ایک پیچیدہ سوال ہے کہ آیا دنیا کا کب خاتمہ ہوگا۔ عیش و عشرت کے بھوکے اسباب کو ہرگز پسند نہیں کرتے کہ دنیا کا خاتمہ ہو لیکن ہم جیسے مصیبت زدہ ہر وقت اس خیال میں رہتے ہیں کہ کب دنیا سے خلاصی ہووے۔ حال ہی میں ولایت میں ایک پادری صاحب نے پشینگوئی کی ہے کہ ۱۹۱۲ء میں دنیا کا خاتمہ ہو جاویگا۔ آپ کو اس پر یقین ہووے یا نہ ہووے لیکن ہم نے تو اس پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے اور گذشتہ گناہوں سے توبہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی ہے۔

نجومی صاحب نے دنیا کا زائچہ دیکھا کہ ۱۹۱۶ء میں دنیا کا خاتمہ ہو جاویگا۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ خود اس دنیا سے کب سدھاریگا۔ جب انکو اپنی خبر نہیں تو دنیا کا خاتمہ کب جان سکتے ہیں۔ لیکن ہم پختہ کہہ سکتے ہیں کہ جب ہماری موت واقع ہوگی اس وقت قیامت آویگی

(ایڈیٹر موگوٹ)

ہمعصر گجراتی مطلع ہے کہ ضلع رال گنگلیان پور ریاست جام نگر میں جیا کیسو نامی ایک جوان نے معہ اپنی بیوی کے اپنے آپ کو ۲۲ جولائی کے دن مہاں دیوجی پر قربان کر دیا یہ دونوں اولاد نہ پیدا ہونے سے مایوس ہو چکے تھے۔ حالانکہ مرد کی عمر ۲۲ اور عورت کی ۲۰ سال تھی۔ یہ نظارہ دیکھنے کیلئے خلقت کا بہت بڑا ہجوم ہو گیا اور آخر کار دونوں کی لاشیں جلا دی گئیں (پیسہ اخبار) نور افشاں افسوس ہے کہ اس زمانہ میں ابتک اس عقل کے آدمی موجود ہیں جو ناحق اپنی عزیز جانوں کو خیالی دیوتاؤں اور دیویوں پر قربان کرتے ہیں اور افسوس ہے کہ کوئی انکو اس برے فعل سے روک نہ سکا۔ فقط۔

گلدستہ اخبار

پچھلے سال ہند میں ۲۷۳۶ مطابع تھے - ان میں ۷۲۶ اخبار ۸۲۹ رسالے چھپتے تھے -

بمبئی میں چار مسلمان اور ایک ہندو بالزام جعلی سکہ گرفتار کئے گئے ۹۰ جعلی سکے اور آلات ضرب بھی نکلے ہیں -

دربار دہلی پر قیدیوں کے چھوڑنے کی سفارش کی گئی ہے - میعادوں کا گھٹانا قابل قبول نہیں ہوگا -

سررشتہ افیون کے تخفیف کے متعلق چارسو محرر اور انگلش کلارک بیکار ہوگئے -

خدا رازق

سرحدی صوبہ میں پچھلے سال ۳۱۰ قتل کی وارداتیں ہوئیں - صرف ۱۶ مجرموں نے پھانسی پائی -

ہندی ہائیکورٹوں کے مسودہ قانون میں چاہا گیا کہ کم سے کم ایک ثالث جج بیرسٹر ہوں -

نمائش لاہور کی کل آمدنی ۳۷۰۲۵۰ روپیہ ہے خرچ نکالکر ۱۵۰۰۰ روپیہ بچت ہوئی -

پنجاب یونیورسٹی ہندی کی بہترین تصنیف کے لئے ۵۰۰ اور ۵۰۰ روپیہ کے دو انعام عطا کرے گی -

کابل سے خیبر تک پختہ سڑک بنائی گئی - کابل قندھار تک بھی بن رہی ہے - اور یہ سڑک صرف موٹر کار کے لئے ہے -

شملہ کی نمائش تصاویر سو سوار گو کھولیں گے ایک ہزار سے زیادہ تصاویر اعلیٰ قسم کی ہے -

---

ضرورت: ایک باتجربہ کار گجراتی مشنوں کی آشریا یا ہندوستانی مشن کے لئے ضرورت ہے تنخواہ شروع میں سلطے تین سے لیکر پانچ روپیہ تک دیجائیگی کرایہ کے لئے ریل دہلی تا کارپوریشن سے ملیگا اور ہر سٹیشن پر مکان رہائش کے واسطے مشن کا ہوویگا تمام عوائض معقول اسناد ایجنٹ ہذا کے نام سے آنی چاہئیں پتہ یہ ہے -

المشتہر: پادری لاولر صاحب ایجنٹ وسلین مشن - مقام کلکتہ صدر سٹریٹ

شربت بہار دلکشا

لائق استعمال موسم گرما

قیمت فی بوتل دو روپیہ

فصل گرما ایک ایسی فصل ہے جو آفتاب کی تپش و دھوپ کی شدت تشنگی کی حاجت اور تندی کی تیزی و بادی امراض کا ذخیرہ اپنے ساتھ لاتی ہے - انسان تو انسان ہے حیوان بھی اس موسم کی تکلیف اور پریشانی کو مان جاتے ہیں - اس فصل گرما کی تکلیف اور مصائب سے بچنے کے لئے اور ان امراض و بادی کا انسداد اور حفظ ماتقدم کی تدبیر اور کوشش سے پہلوتہی کرنا کیا عقلمندی ہے - ہرگز نہیں - پس اگر تندرستی کا قدر ہے تو لیجئے اور آزمائیے - گرما کی شدائد کا یہ محافظ ہے جو متواتر تجربات اور آزمائش سے ثابت ہو چکا ہے - چند بوٹیوں کے جوہر کھینچ کر یہ شربت تیار کیا گیا ہے - یہ شربت اس قابل ہے کہ ہر شخص کو فصل گرما میں اس کی ایک بوتل ہر وقت اپنے اپنے مکان میں رکھنا ضروری ہے - کیونکہ مندرجہ ذیل امراض کو دور کرنے میں بے مثل ہے اور امراض و باشدہ موسمی کو پیدا ہونے سے روکتا ہے - ہر محل پر موقعہ فصل گرما میں اس شربت سے بڑی مدد مل سکتی ہے گرمی کے موسم میں ہر روز صبح کے وقت تین تولہ شربت صبح کے وقت تین تولہ شربت ہمراہ ایک چھٹانک پانی کے پینا مندرجہ ذیل اثر ظاہر کرتا ہے ٭

فوائد مفصلہ

لاغر کو فربہ کرتا ہے - جن لوگوں کا دودھ گرمی کے موسم میں کم ہو جاتا ہے - اسکے پینے سے انکا دودھ زیادہ ہو جاتا ہے جو لوگ دھوپ میں کام کرتے ہیں مثلاً سرویر وغیرہ یا جنکو گرمی میں سفر کرنا پڑتا ہے وہ اسکو پی لیں تو درد سر و لو لگنے سے محفوظ رہتے ہیں اور پیچش و بد ہضمی نہیں ہونے پاتی - فساد خون - پھوڑے پھنسیاں - درد اعضاء دور ہو جاتا ہے - زردی چہرہ - بے رونقی وسواس - جوشلے خیالات متوحش دور ہوتے ہیں - دل کا دھڑکنا خفقان - مالیخولیا - خیالات پراگندہ دور ہوتے ہیں - گھبراہٹ - بے چینی - شب کو نیند نہ آنا - بار بار پانی کی خواہش - پسینہ کا زیادہ آنا - حدت چشم سستی و کاہلی - ہاتھ پاؤں کا جلنا وغیرہ دور ہوتا ہے ٭

قیمت فی بوتل دو روپے علاوہ محصول
بذریعہ ریلوے منگانے سے محصول کم لگتا ہے - ڈاک خانہ میں سے چند - اور تین بوتل سے کم روانہ نہیں ہوتا [illegible]

عرق بید مشک لاہوری

یہ عرق تمام ہندوستان کی تمازت آفتاب کی شدت رفع کرنے کا خدائی چارہ ہے اور جو لوگ گرم ہے جو پیاس کی شدت خون میں حدت اور غلاظت پیدا ہوتی ہے جس سے تپ محرقہ اور تپ لازمی وغیرہ پیدا ہوکے سرسام ہو جاتے ہیں ایسے لئے کوئی علاج ہے - تو عرق بید مشک ہے - صبح شربت میں ملاکر پینے سے طبیعت میں سرور دل کو راحت - کلیجہ کو ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے ٭

قیمت فی بوتل ایک روپیہ

[illegible] ریلوے سٹیشن [illegible] زیادہ محصول میں پہنچیگا

دواخانہ حکیم غلام نبی [illegible] لاہور

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فائدہ مند ہیں

مس لوئیس مارسٹن صاحبہ کی تصنیفات

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے
کیونکہ انکے مطالع سے ہر گھر کیلئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر +
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اُردو ۳ر ۵ر ۸ر رومن اُردو ۸ر +
۵- سورج پرکاش ۴ر ۶ر ۱۲ر رومن اُردو ۸ر +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اُردو ۲ر +
۷- چندر لیلا اُردو ۲ر ۶ر گورمکھی ۶ر +
۸- حالات جاپان اُردو ۳ر ۸ر +
۹- شریف بیبیاں اُردو ۳ر ۶ر +
۱۰- سمپرداے اُردو ۶ر ۱۰ر +
۱۱- سیر ہند مع تصویرات اردو ۱ر +
۱۲- خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو گیتیں مع راگ - جلد کپڑا - بے + بڑے حروف عہ - چھوٹے حروف ۸ر

سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱۰ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- بچوں کی پرورش ۱ر +
۸- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

گھر کے واسطے لائبریری

تواریخ بائبل - مسیح کی تعلیم - حیات مسیح - یسوع مسیح کی موت - مسیح دین اور اخلاق - پاکٹر شی مسیح کا نمونہ - عزت بے مثال تلاش حق - جاپان کے حالات +
یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (عہ)
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ار فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کیجاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور اُن کے ساتھ انڈین بیبل ریڈنگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے یہ سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ہوجاتی ہو۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول ہکا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی بھجاوینگی وی۔ پی کے ذریعہ سے

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی ہر گز کچھ نہیں ہوگی ترب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ پرہیز نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن۔ صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آتے ہیں۔ یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے۔ قیمت سو دو گولیوں کی ڈبیہ (ہ) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصولڈاک پانچ آنہ ۵ر +

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں بہاتر ہوجاتا ہو یہ دوا لحظہ میں اسکو پانی کر دیتا ہو۔ درد ریاح جیسے میں چک ٹیک رگوں میں ہر جہاں کہیں کسی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہو۔ درد و غیرہ نصف کر ہم ہو۔ دور ہو جاتا ہو اس لئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہو۔ قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھ آنہ۔ محصولڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک چھ آنہ ۶ر +

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۰ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح:۔ خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرڈول وکرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو قیمت رکشا للعہ سے ما عسہ گرڈول للعہ مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۴ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہو۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کوٹھے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱۱ر
ہندوستان و پنجاب " معہ ۱۲ر
غیر ممالک سے " ۵ر
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نصف کالم	مے	للعہ	للعہ
پورا کالم	للعہ	للعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	ما

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا۔